سوال

252۔ اپنی بیٹی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے دوسرے شخص کواپنی بیٹی کارشتہ اس شرط پردیاکہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کارشتہ اسے دے گااور دونوں میں سے کوئی بھی مہرادانہیں کرے گا توکیااس طرح ایک لڑکی کے عوض دوسری لڑکی کانکاح جائزہے یاضروری ہے کہ دونوں کے لئے حق مہر کا بھی تعین ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

لله!

نخص کے لئے یہ جائزنہیں کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن یااپنی خواتین میں سے کسی دوسری خاتون کارشتہ اس شرط پردے کہ وہ اسے یااس کے وارثوں میں سے کسی اورکورشتہ دے گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایاہے اوراس کانام شغار (وٹہ سٹہ) رکسا ہے۔ بعض لوگ اسے نکاح بدل کے نام سے موسوم کر

ت ابن عمر میں شغارکی تشریح میں جویہ آیاہے کہ ''آدمی اپنی بیٹی کارشتہ کسی شخص کواس شرط پردے کہ وہ اپنی بیٹی کارشتہ اسے دے گااوردونوں کے لئے حق مہر بھی نہ ہو۔'' تویہ تشریح نافع کی ہے، یہ نبی ﷺ کا کلام نہیں ہے کہ ''دونوں کے لئے حق مہر بھی نہ ہو۔'' نبی ﷺ نے شغارکی جوتشریح فرمائی ہے ا

[مقالات وفتاویٰ ابن باز]

صفحہ 341

محدث فتویٰ